Freebooks.pk
Free Notes • Past Papers • Guides for Students

اردو لازمی جماعت گیارہویں — پنجاب بورڈ (PECTAA)

سبق 6

ایک استاد عدالت کے کٹہرے میں

Urdu Class 11 Lesson 6: Ek Ustad Adalat Ke Katehre Mein (Ashfaq Ahmed)

اشفاق احمد • زاویہ • استاد کا احترام • محاورہ • متشابہ الفاظ

© freebooks.pk — Original educational content

Free notes: freebooks.pk

سبق 6: ایک استاد عدالت کے کٹہرے میں

Urdu Class 11 Lesson 6: Ek Ustad Adalat Ke Katehre Mein (Ashfaq Ahmed)

یہ نوٹس پنجاب بورڈ (PECTAA) کی جماعت گیارہویں کی کتاب اردو (لازمی) کے چھٹے سبق 'ایک استاد عدالت کے کٹہرے میں' پر مبنی ہیں۔ یہ اشفاق احمد کی کتاب 'زاویہ' سے لیا گیا ایک سچا واقعہ ہے جو انھوں نے روم (اٹلی) میں اپنی ملازمت کے دنوں میں دیکھا: ایک معمولی ٹریفک چالان انھیں عدالت تک لے گیا، جہاں جج نے صرف اس لیے ان کی غیر معمولی عزت کی کہ وہ استاد تھے۔

نوٹس میں مصنف کا تعارف، واقعے کا مرحلہ وار خلاصہ، مرکزی خیال، مشکل الفاظ کے معنی، سبق میں آنے والے انگریزی الفاظ، محاورے اور متشابہ الفاظ کی وضاحت، اور مختصر، تفصیلی اور معروضی سوالات شامل ہیں۔

تدریسی مقاصد

- طلبہ کو مختلف معاشروں اور عالمی ثقافت سے متعارف کرانا۔
- طلبہ کی اخلاقی تربیت کرنا اور قانون کے احترام کا شعور دینا۔
- اشفاق احمد جیسے مشاہیر کے تجربات سے سبق حاصل کرنے کی تربیت دینا۔
- محاوروں اور متشابہ الفاظ کی پہچان کرانا اور محاورات کو جملوں میں استعمال کرنا سکھانا۔
- طلبہ کو اپنی زندگی کے سبق آموز واقعات بیان کرنے کی ترغیب دینا۔

مصنف کا تعارف

اشفاق احمد خاں، جو 'تلقین شاہ' کے نام سے بھی مشہور ہوئے، 22 اگست 1925ء کو ضلع فیروز پور (مشرقی پنجاب) کے قصبے مکتسر میں پیدا ہوئے۔ والد محمد خاں محکمۂ لائیو سٹاک میں ڈاکٹر تھے۔ میٹرک مکتسر سے اور ایف اے، بی اے فیروز پور سے کیا۔ قیامِ پاکستان کے بعد خاندان ہجرت کر کے لاہور آ گیا جہاں انھوں نے گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے اردو کیا۔

وہ دیال سنگھ کالج لاہور، روم یونیورسٹی اور پنجاب یونیورسٹی میں پڑھاتے رہے۔ 1967ء میں مرکزی اردو بورڈ کے ڈائریکٹر بنے اور ادارے کو ترقی دی۔ وہ افسانہ نگار، ڈراما نگار، سفرنامہ نگار، مترجم، شاعر اور دانشور تھے، مگر بنیادی طور پر کہانی کار تھے۔ ان کا ٹیلی وژن پروگرام 'زاویہ' بہت مقبول ہوا جس میں وہ دل نشین انداز میں نوجوانوں کی فکری رہنمائی کرتے تھے۔

Free notes: freebooks.pk

انھوں نے تقریباً پچاس کتابیں لکھیں جن میں 'ایک محبت سو افسانے'، 'اجلے پھول'، 'من چلے کا سودا'، 'سفرِ مینا'، 'تلقین شاہ'، 'زاویہ' اور 'سفر در سفر' مشہور ہیں۔ حکومتِ پاکستان نے انھیں پرائیڈ آف پرفارمنس، ستارۂ امتیاز اور ہلالِ امتیاز سے نوازا۔ ان کا انتقال 7 ستمبر 2004ء کو لاہور میں ہوا۔ ان کا انداز سادہ، رواں، بے تکلف اور شیریں ہے؛ وہ پڑھنے والے سے ایسے بات کرتے ہیں جیسے سامنے بیٹھے ہوں۔

اہم اصطلاحات اور قواعد

زاویہ

اشفاق احمد کا ٹی وی پروگرام اور انھی گفتگوؤں پر مبنی کتاب؛ اس میں زندگی کے تجربات سے اخلاقی نکتے نکالے جاتے ہیں۔

کٹہرا

عدالت میں لکڑی کا وہ گھیرا جس میں ملزم یا گواہ کو کھڑا کیا جاتا ہے۔

چالان

قانون کی خلاف ورزی پر پولیس کی طرف سے جرمانے کی پرچی۔

محاورہ

دو یا زیادہ الفاظ کا مجموعہ جو اہلِ زبان کی بول چال سے رائج ہو اور حقیقی کے بجائے مجازی معنی دے؛ جیسے نو دو گیارہ ہونا (بھاگ جانا)، تارے گننا (بے چینی میں جاگنا)۔

متشابہ الفاظ

وہ الفاظ جو شکل یا آواز میں ملتے جلتے ہوں مگر اعراب، املا یا معنی میں مختلف ہوں؛ جیسے عالِم (علم والا) اور عالَم (دنیا)، سفر اور صفر۔

سبق کا تعارف

یہ سبق آپ بیتی کے انداز میں ہے اور اس میں اشفاق احمد کا مخصوص بے تکلف، گفتگو والا اسلوب نمایاں ہے۔ وہ اپنی کمزوری (ٹریفک قانون توڑنا اور جرمانہ بھول جانا) کو ایمانداری سے بیان کرتے ہیں اور پھر روم کی عدالت میں ہونے والے غیر متوقع واقعے سے ایک بڑا سبق نکالتے ہیں۔

سبق دو باتیں واضح کرتا ہے: ترقی یافتہ معاشرے میں قانون سب کے لیے برابر ہے اور چھوٹی سی خلاف ورزی بھی نظر انداز نہیں ہوتی؛ اور وہاں استاد کی عزت دولت کی وجہ سے نہیں بلکہ علم کی وجہ سے سب سے زیادہ ہے۔

Free notes: freebooks.pk

اقتباس وار خلاصہ

روم کی دوپہر اور قانون شکنی

اشفاق احمد روم یونیورسٹی کے سب سے کم عمر استاد تھے۔ گرمیوں کی ایک دوپہر، جب شہر کے لوگ آرام کرتے ہیں اور بلدیہ سڑکیں دھوتی ہے، وہ گاڑی چلا رہے تھے۔ چکر کاٹ کر گھوم کر جانے کے بجائے انھوں نے 'دیسی مزاج' سے سوچا کہ اس وقت کون دیکھتا ہے، اور بیچ سے گزر گئے۔ وہاں کھڑے سپاہی کو جاتے ہوئے فاتحانہ مسکراہٹ بھی دکھائی۔

چالان

سپاہی نے سیٹی بجا کر روکا، سیلیوٹ کیا اور لائسنس مانگا۔ مصنف نے بہانے بنائے کہ زبان نہیں آتی، مگر سپاہی نے کہا آپ تو اچھی بھلی بول رہے ہیں۔ غلطی ماننے پر بھی اس نے بغیر بحث کے چالان کر دیا اور بتایا کہ جرمانہ کسی بھی ڈاک خانے میں منی آرڈر کی کھڑکی پر جمع ہو جائے گا، کہیں دھکے کھانے کی ضرورت نہیں۔

گھر والوں کا ردِ عمل

گھر آکر مصنف نے مالکن مکان کو بتایا تو پورا گھرانہ پریشان ہو گیا، گویا ان کے ہاں کوئی بڑا مجرم رہتا ہو۔ وہ کہنے لگے کہ تم تو شریف آدمی لگتے تھے۔ بزرگ خاتون نے مشورہ دیا کہ کسی کو نہ بتانا، ورنہ بڑی رسوائی ہو گی۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ وہاں قانون توڑنا شرم کی بات سمجھی جاتی تھی۔

بار بار کی یاد دہانی اور عدالتی سمن

چھبیس سالہ لا ابالی مصنف چالان جیب میں ڈال کر بھول گئے۔ پھر محکمے کی طرف سے نہایت مہذب تار آیا کہ آپ نے جرمانہ جمع نہیں کرایا، مہربانی کر کے جمع کرا دیں۔ پھر دوسرا تار آیا اور آخر کار عدالت سے سمن آگیا کہ حکم عدولی پر عدالت میں پیش ہوں۔ دیارِ غیر میں اکیلے مصنف بہت گھبرا گئے۔

عدالت میں پیشی

ایک وکیل دوست نے مشورہ دیا کہ خود جا کر معافی مانگیں کہ آپ پردیسی ہیں اور قانون نہیں جانتے۔ مصنف ڈرتے ڈرتے روم کے عظیم الشان 'پیلس آف جسٹس' پہنچے اور کٹہرے میں کھڑے کیے گئے۔ جج نے پوچھا کہ جرمانہ کیوں جمع نہیں کرایا اور بتایا کہ اس سے پولیس، عملے اور عدالت کا کتنا وقت ضائع ہوا؛ اس پر سخت سزا دی جائے گی۔

'Teacher in the Court'

جج نے پیشہ پوچھا تو مصنف نے بتایا کہ وہ روم یونیورسٹی میں استاد ہیں۔ یہ سنتے ہی جج کرسی سے اٹھ کھڑا ہوا اور اعلان کیا کہ عدالت میں ایک استاد آیا ہے؛ سارا عملہ کھڑا ہو گیا اور استاد کے لیے کرسی منگوائی گئی۔ جج نے احترام سے کہا کہ استاد ہی نے ہمیں علم اور عدل سکھایا اور اسی کی بدولت ہم اس مقام پر ہیں؛ ایک استاد پر مقدمہ چلانا اس کے لیے

Free notes: freebooks.pk

بہت تکلیف دہ ہے، مگر قانون کے مطابق نہایت شرمندگی اور دکھ کے ساتھ معمولی جرمانہ عائد کیا جاتا ہے۔ رخصت کے وقت عملہ احترام سے انھیں گاڑی تک چھوڑنے آیا۔

عزت بمقابلہ دولت

واپسی پر مصنف کو خیال آیا کہ اتنی عزت کے ساتھ شاید تنخواہ بھی زیادہ ہو۔ ان کے رجسٹرار نے بتایا کہ یہاں استاد کی تنخواہ تقریباً اتنی ہی ہے جتنی پاکستان میں، مگر عزت کے لحاظ سے وہ سب سے اونچا ہے؛ بڑے بڑے افسر، جج اور تاجر اس کا احترام کرتے ہیں، جیسے سقراط غریب ہونے کے باوجود محترم تھا۔ آخر میں مصنف اپنے باس کا قول یاد کرتے ہیں جس کا مفہوم ہے کہ تم نے مٹھی بھر چاندی کی خاطر اپنا (معزز) پیشہ بدل لیا۔

مرکزی خیال

اس سبق کا مرکزی خیال استاد کا احترام اور قانون کی پاس داری ہے۔ روم کی عدالت قانون کے معاملے میں کسی کو رعایت نہیں دیتی، مگر استاد کو اتنی عزت دیتی ہے کہ جج خود کھڑا ہو جاتا ہے۔ مصنف یہ پیغام دیتے ہیں کہ جو قومیں استاد کو دولت کے بجائے علم کی بنیاد پر سب سے اونچا مقام دیتی ہیں اور چھوٹے قانون کو بھی سنجیدگی سے لیتی ہیں، وہی ترقی کرتی ہیں۔ ساتھ ہی یہ سبق ہمارے 'کون دیکھتا ہے' والے مزاج پر ہلکا سا طنز بھی ہے۔

اہم الفاظ کے معنی

لا ابالی

بے پروا، لاپروا۔

سیٹی گم ہونا

بہت گھبرا جانا (محاورہ)۔

دیارِ غیر

پردیس، اجنبی ملک۔

حامی و ناصر

مددگار، ساتھ دینے والا۔

حکم عدولی

حکم نہ ماننا۔

سمن

عدالت میں حاضری کا حکم نامہ۔

لینڈ لیڈی
مالکن مکان (جس سے کمرہ کرائے پر لیا ہو)۔

رسوائی
بدنامی۔

براجمان
بیٹھا ہوا، فائز۔

احترامِ فائقہ
انتہائی ادب و احترام۔

فیٹ (Fate)
قسمت۔

رجسٹرار
یونیورسٹی کا انتظامی افسر۔

فورم
قدیم روم کا عوامی چوک جہاں لوگ جمع ہو کر گفتگو کرتے تھے۔

خاکہ
واقعے کی ترتیب: یہ خاکہ چالان سے عدالت اور پھر سبق کے نتیجے تک واقعات کی ترتیب دکھاتا ہے۔

واقعے کی ترتیب

قانون شکنی اور چالان
دوپہر کو بیچ سے گاڑی گزارنا؛ سپاہی کا مہذب مگر سخت چالان۔

↓

لاپروائی
جرمانہ جمع کرانا بھول جانا؛ دو تار، پھر عدالتی سمن۔

↓

عدالت میں
کٹہرا؛ پیشہ پوچھنے پر ‘Teacher in the Court’؛ سب کھڑے، کرسی پیش۔

↓

نتیجہ
قانون کے مطابق معمولی جرمانہ؛ استاد کی عزت دولت سے نہیں، علم سے۔

freebooks.pk

مختصر سوالات و جوابات

کتاب ‘زاویہ’ کن موضوعات پر مشتمل ہے؟

زندگی کے تجربات، اخلاقیات، معاشرتی رویوں اور نوجوانوں کی فکری رہنمائی پر مبنی گفتگوؤں پر۔

اشفاق احمد روم میں کیا کام کرتے تھے؟

روم یونیورسٹی میں لیکچرر (پروفیسر) تھے، سب سے کم عمر استاد۔

روم میں لوگ دوپہر کا وقت کیسے گزارتے تھے؟

دوپہر سے تقریباً چار بجے تک آرام کرتے تھے، اس لیے سڑکیں خالی ہوتی تھیں۔

روم کی سڑکیں ٹھنڈی کیسے ہوتی تھیں؟

دوپہر کو بلدیہ انھیں پانی سے دھوتی تھی۔

مصنف کا چالان کیوں ہوا؟

انھوں نے چکر کاٹنے کے بجائے ٹریفک قانون توڑ کر بیچ سے گاڑی گزاری۔

جرمانہ جمع کرانے کا طریقہ کیا تھا؟
کسی بھی ڈاک خانے کی منی آرڈر کھڑکی پر رقم جمع کرانا۔

اس وقت مصنف کی عمر کیا تھی؟
چھبیس سال۔

جج نے مصنف کو بطور استاد کیسے مخاطب کیا؟
معزز اور محترم استاد کہہ کر، اور یہ کہا کہ آپ ہی نے ہمیں علم اور عدل سکھایا۔

'Teacher in the Court' کہنے کا سبب کیا تھا؟
استاد کا انتہائی احترام۔

مصنف کا باس کیا کہا کرتا تھا؟
یہ کہ تم نے مٹھی بھر چاندی (زیادہ پیسوں) کے لیے اپنا معزز پیشہ بدل لیا؛ یعنی تدریس چھوڑنا گھاٹے کا سودا ہے۔

محاورہ کسے کہتے ہیں؟
الفاظ کا وہ مجموعہ جو اہلِ زبان کی بول چال سے رائج ہو اور مجازی معنی دے۔

متشابہ الفاظ کی ایک مثال دیں۔
عالِم (علم والا) اور عالَم (دنیا)۔

تفصیلی سوالات و جوابات

سبق 'ایک استاد عدالت کے کٹہرے میں' کا خلاصہ لکھیں۔
قانون شکنی

اشفاق احمد نے روم میں دوپہر کی خالی سڑک پر ٹریفک قانون توڑا اور سپاہی نے ان کا چالان کر دیا۔

لاپروائی کا انجام

وہ جرمانہ جمع کرانا بھول گئے؛ دو مہذب تاروں کے بعد عدالت سے سمن آ گیا۔

عدالت کا منظر

جج نے پیشہ پوچھا اور استاد سنتے ہی کھڑا ہو کر 'Teacher in the Court' کا اعلان کیا؛ سب نے احترام کیا اور کرسی پیش کی۔

Free notes: freebooks.pk

فیصلہ اور سبق

قانون کے مطابق شرمندگی کے ساتھ معمولی جرمانہ ہوا؛ مصنف کو معلوم ہوا کہ وہاں استاد کی عزت دولت کی وجہ سے نہیں، علم کی وجہ سے ہے۔

سبق کی روشنی میں اہلِ روم کے قانون کے احترام پر نوٹ لکھیں۔

سپاہی کا رویہ

سپاہی نے خالی سڑک پر بھی خلاف ورزی نظر انداز نہیں کی، مگر بدتمیزی کے بجائے سیلیوٹ اور تہذیب سے چالان کیا۔

آسان نظام

جرمانہ ڈاک خانے میں جمع ہو جاتا تھا؛ دفتروں کے دھکے نہیں کھانے پڑتے تھے۔

معاشرتی رویہ

مالکن مکان کے گھرانے نے چالان کو شرم کی بات سمجھا اور اسے چھپانے کا مشورہ دیا۔

عدالتی سنجیدگی

معمولی رقم پر بھی تار، سمن اور پیشی ہوئی؛ جج نے واضح کیا کہ حکم عدولی سے سب کا وقت ضائع ہوتا ہے۔

استاد کے احترام کے بارے میں سبق سے کیا پیغام ملتا ہے؟ وضاحت کریں۔

جج کا رویہ

جج کا کھڑا ہو جانا اور استاد کو کرسی دینا ظاہر کرتا ہے کہ وہاں استاد کا مقام عدالت سے بھی بلند سمجھا جاتا ہے۔

احترام کی بنیاد

رجسٹرار کے مطابق استاد کی تنخواہ عام سی تھی، اس لیے یہ عزت دولت کی نہیں بلکہ علم کی تھی۔

سقراط کی مثال

سقراط غریب تھا اور ننگے پاؤں بات کرتا تھا، پھر بھی محترم تھا؛ یعنی علم کی قدر ہی اصل قدر ہے۔

ہمارے لیے سبق

ہمیں دینی اور اخلاقی دونوں لحاظ سے استاد کا ادب کرنا چاہیے، کیونکہ قوموں کی ترقی استاد کی عزت سے جڑی ہے۔

اشفاق احمد کی حالاتِ زندگی اور ادبی خدمات بیان کریں۔

ابتدائی زندگی

1925ء میں مکتسر (فیروزپور) میں پیدا ہوئے؛ ہجرت کے بعد گورنمنٹ کالج لاہور سے ایم اے اردو کیا۔

Free notes: freebooks.pk

ملازمت

دیال سنگھ کالج، روم یونیورسٹی اورپنجاب یونیورسٹی میں تدریس؛ 1967ء سے مرکزی اردو بورڈ کے ڈائریکٹر۔

ادبی خدمات

افسانہ، ڈراما، سفرنامہ، ترجمہ؛ 'ایک محبت سو افسانے'، 'من چلے کا سودا'، 'زاویہ' وغیرہ؛ تقریباً پچاس کتابیں۔

اعزازات اور اسلوب

پرائیڈ آف پرفارمنس، ستارۂ امتیاز، ہلالِ امتیاز؛ اسلوب سادہ، رواں، بے تکلف اور شیریں۔

معروضی سوالات (MCQs)

متن کے مطابق روم کی سڑکیں ٹھنڈی ہو جاتی تھیں: (الف) بارش سے (ب) دھونے سے (ج) موسم سے (د) سائے سے

درست جواب: (ب) دھونے سے۔ بلدیہ دوپہر کو دھوتی تھی۔

'کچھ اپنی فیٹ (Fate) کے اوپر' میں 'فیٹ' سے مراد ہے: (الف) قسمت (ب) شخصیت (ج) دولت (د) واقفیت

درست جواب: (الف) قسمت۔ Fate یعنی قسمت۔

روم میں جرمانہ جمع کرانے کا عام ذریعہ تھا: (الف) آن لائن (ب) منی آرڈر (ج) چیک (د) نقد بدست سپاہی

درست جواب: (ب) منی آرڈر۔ ڈاک خانے کی منی آرڈر کھڑکی۔

متن کے مطابق اس وقت مصنف کی عمر تھی: (الف) بائیس سال (ب) چوبیس سال (ج) چھبیس سال (د) اٹھائیس سال

درست جواب: (ج) چھبیس سال۔ چھبیس سال۔

'Teacher in the Court' کہنے کا سبب تھا: (الف) احترام (ب) خوف (ج) پریشانی (د) غصہ

درست جواب: (الف) احترام۔ استاد کی عزت۔

یہ سبق اشفاق احمد کی کس کتاب سے لیا گیا ہے؟ (الف) من چلے کا سودا (ب) زاویہ (ج) سفرِ مینا (د) ایک محبت سو افسانے

درست جواب: (ب) زاویہ۔ زاویہ۔

Free notes: freebooks.pk

اشفاق احمد کس شہر کی یونیورسٹی میں پڑھاتے تھے جب یہ واقعہ ہوا؟ (الف) پیرس (ب) لندن (ج) روم (د) برلن

درست جواب: (ج) روم۔ روم۔

مصنف نے سب سے پہلے کس کو چالان کے بارے میں بتایا؟ (الف) رجسٹرار کو (ب) مالکن مکان کو (ج) وکیل کو (د) باس کو

درست جواب: (ب) مالکن مکان کو۔ لینڈ لیڈی۔

سقراط کا ذکر کس بات کی مثال کے طور پر آیا ہے؟ (الف) دولت مندی (ب) غربت کے باوجود احترام (ج) بہادری (د) سیاست

درست جواب: (ب) غربت کے باوجود احترام۔ عزت علم کی ہوتی ہے۔

'نو دو گیارہ ہونا' کا مطلب ہے: (الف) حساب لگانا (ب) بھاگ جانا (ج) جھگڑا کرنا (د) دیر کرنا

درست جواب: (ب) بھاگ جانا۔ محاورہ۔

اشفاق احمد 1967ء میں کس ادارے کے ڈائریکٹر بنے؟ (الف) اردو سائنس بورڈ (ب) مرکزی اردو بورڈ (ج) پاکستان ٹیلی وژن (د) اکادمی ادبیات

درست جواب: (ب) مرکزی اردو بورڈ۔ مرکزی اردو بورڈ۔

'عالِم' اور 'عالَم' کس قسم کے الفاظ ہیں؟ (الف) مترادف (ب) متضاد (ج) متشابہ (د) مرکب

درست جواب: (ج) متشابہ۔ اعراب سے معنی بدلتے ہیں۔

تیز نظر ثانی خلاصہ

- مصنف: اشفاق احمد (تلقین شاہ)، 22 اگست 1925ء تا 7 ستمبر 2004ء؛ مکتسر؛ استاد، ڈراما نگار، افسانہ نگار؛ ٹی وی پروگرام 'زاویہ'۔
- ماخذ: 'زاویہ'؛ مقام: روم (اٹلی)؛ مصنف کی عمر چھبیس سال۔
- واقعہ: ٹریفک قانون شکنی ← چالان ← جرمانہ بھول جانا ← دو تار ← سمن ← عدالت ← 'Teacher in the Court'۔
- پیغام: قانون سب کے لیے برابر؛ استاد کی عزت دولت سے نہیں، علم سے؛ سقراط کی مثال۔
- باس کا قول: مٹھی بھر چاندی کے لیے معزز پیشہ چھوڑنا۔
- قواعد: محاورہ (مجازی معنی) اور متشابہ الفاظ (شکل/آواز ایک، معنی الگ)۔

Free notes: freebooks.pk

امتحانی نکات

- خلاصے میں واقعات کی ترتیب (چالان، تار، سمن، عدالت، فیصلہ) کبھی نہ بگاڑیں۔
- سبق میں آنے والے انگریزی الفاظ (Youngest, Fate, Face, Palace of Justice, Teacher in the Court) کے معنی یاد کریں؛ مشق میں پوچھے جاتے ہیں۔
- 'دیسی آدمی...' والے اقتباس کی تشریح میں مصنف کا ہلکا طنز اور عزت بمقابلہ دولت کا نکتہ ضرور لکھیں۔
- محاورات کو جملے میں ایسے استعمال کریں کہ معنی خود واضح ہو جائیں، جیسے: پولیس کو دیکھتے ہی چور نو دو گیارہ ہو گیا۔
- متشابہ الفاظ لکھتے وقت اعراب ضرور لگائیں، ورنہ فرق واضح نہیں ہوتا۔

Free notes: freebooks.pk